سرکاری ملازمت میں کوتاہی کا ازالہ کیسے؟

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱......ایک عالم دین سرکاری ملازمت میں مدرس کی حیثیت سے کام کرتے ہیں، اگر دورانِ ملازمت عوضی مدرس اسکول کو دیں اور خود مدرسے میں دینی تعلیم کی تدریس میں اپنے آپ کو مشغول کردیں، اس صورت میں ان کے لیے گورنمنٹ سے تنخواہ لینا کیسا ہے؟

۲......سرکاری ملازمت کے دوران اساتذۂ کرام سے سرکار کے معین اوقات میں آدھا یا پورا گھنٹہ کوتاہی ہوجاتی ہے، اساتذہ سال کا تعلیمی نصاب خوش اسلوبی سے پورا کردیں تو ایسی صورت میں ان کا تنخواہ لینا کیسا ہے؟

۳......اگر ایک سرکاری مدرس سے دورانِ ملازمت کوتاہی ہوگئی، اور دس یا بیس سال بعد یا ریٹائرمنٹ کے بعد وہ کوتاہیِ وقت کا اندازہ لگا کر اس کے بقدر رقم حکومتی خزانہ میں واپس جمع کرادے، کیا اس صورت میں کوتاہی کا ازالہ ہوجائے گا؟ جواب کا متمنی: محمد صدیق مدنی

الجواب حامداً ومصلیاً

۱:......صورتِ مسئولہ میں سرکاری مدرس کا اپنی جگہ عوضی مدرس بنانا (اپنی جگہ کسی اور شخص کو تدریسی خدمت پر مأمور کرنا) جائز نہیں ہے، البتہ اس عوضی مدرس کے لیے تنخواہ جائز ہے۔

چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے:

’’(وإذا شرط عمله بنفسه) بأن یقول له: اعمل بنفسک أو بیدک (لایستعمل غیره إلا الظئر فلها استعمال غیرها) بشرط وغیره ۔‘‘(تنویر الأبصار مع الدر المختار، کتاب الإجارة: ۶/۱۸، ط:سعید)

۲:......صورتِ مسئولہ میں اگر سرکاری ملازمین اساتذہ کرام اور سرکاری ادارے کے درمیان ملازمت کا یہ معاملہ مخصوص ومتعین وقت کے لیے ہوا تھا کہ فلاں وقت سے فلاں وقت کی تنخواہ دی جائے گی، تو ایسی صورت میں جس قدر وقت‘ مذکورہ سرکاری مدرسین غائب رہے ہوں اس قدر وقت کی تنخواہ

وصول کرنا مدرسین کے لیے جائز نہیں، بلکہ متعلقہ سرکاری ادارے کومقررہ اوقات میں کوتاہی کے بقدر رقم دوبارہ لوٹانا لازمی ہے۔

چنانچہ ردالمحتار میں ہے:

’’(قوله: وليس للخاص) وفي فتاوى الفضلي: وإذا استأجر رجلاً يومًا فعليه أن يعمل ذٰلک إلٰى تمام المدة، ولايشغل بشيئ آخر سوى المكتوبة...... ثم قال نجارًا استوجر إلى الليل فعمل الآخر دواة بدرهم فهو إثم وإن لم يعمل فلاشيئ عليه وينقص من أجر النجار بقدر ما عمل في الدواة۔‘‘ (شامی،۶/۷۰،باب ضمان الأجیر،ط:سعید)

۳:......صورتِ مسئولہ میں سرکاری مدرس نے جس قدر وقت کی کوتاہی کی، اس قدر وقت کی تنخواہ سرکاری مدرس کے لیے جائز نہیں ہے، اب اس تنخواہ کے بقدر رقم کو دوبارہ متعلقہ سرکاری خزانے میں لوٹانا لازم ہے۔ کوتاہی کے بقدر رقم دوبارہ سرکاری خزانے میں لوٹانے سے امید ہے کہ وہ سرکاری مدرس بری الذمہ ہوجائے گا۔ فقط واللہ أعلم وعلمہ أتم وأحکم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکرسعیدالرحمٰن	محمدانعام الحق	شعیب عالم	ذوالقرنین
			تخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

www.banuri.edu.pk